اعتدال پسندی اور تبلیغ

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر سید شعیب اختر

صدر شعبہ پاکستان اسٹڈیز

قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج، کراچی

Prof. Dr. Shoab Akhtar

ABSTRACT:

Islam is this Religion of Peice and teach to all this Human society come Bach is holy Quran and Taleemat-e-Nabvi (SAW).Islam is the save of this world humanity. Muhammad (SAW) the great leader and holy prophet of this god. He teech the human and advised to muslim and Non muslim the holy Quran is the basic need of human.

Twenty century has been end and is centuries are to be continue. 21 Century is the Islamic century and Islam was the remains the most misunderstood religion in the west. A religion that stands for peace and Justice has been misrepresented as a religion of war and fanaticism. It is a historical fact that over a thousand year not only the Muslim had been a dominant power in the world. The Islamic civilization and society provided peace and security to all its citizens including the non Muslim. Islam message of this brotherhood and grateful of the human.

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس فانی دنیا میں دین اسلام ہی اجتماعی جدوجہد، اعتدال پسند اور عالمگیر اسلامی معاشرے کے قیام کا داعی ہے، اللہ رب العزت نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب مقرر کیا ہے، لیکن دنیا کے انسانوں کی کیفیت اور صورتحال جس درندگی اور بربریت کی داستان سنا رہی ہے اور جو نظارہ آج ساری مخلوقِ خدا اس دنیا میں دیکھ رہی ہے، آج کا مورخ ان تمام حقائق وشواہد کو تاریخ کے صفحات میں محفوظ کر کے مستقبل کے سامنے رکھے گا کہ آج کا انسان کس قدر ظالم تھا جو اپنے ہی جیسے انسان کو اپنی خودغرضی اور مفاد پرستی کی خاطر قتل کرتا رہا ہے، اللہ رب العزت سورۂ المومنون میں فرماتے ہیں:

بے شک یہ تمہاری امت ہے جو ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو مجھ سے ڈرا کرو(۱)

اعتدال پسندی کے معنی ومفہوم:

اعتدال پسندی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ''میانہ روی پسند کرنے'' والا کے ہوتے ہیں، بالفاظ دیگر درمیان کی راہ پر چلنا کے ہوتے ہیں۔(۲)

دین اسلام ''انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہے اور مال دولت جمع کرنے کے بجائے خرچ کرنے اور گردش دولت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، سخاوت، فیاضی اور ایثار سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے، اللہ رب العزت اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یعنی اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن میں باندھ لے اور نہ اس کو بالکل کھول دے کہ تو بیٹھ جائے۔ ملامت کا نشان بن کر تھکا ہارا۔(۳)

اسی طرح اعتدال پسندی کے حوالے سے قرآن کریم کی یہ آیت ظاہر کرتی ہے کر

ترجمہ: ہم نے تم کو بیچ کی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر شاہد ہو۔(۴)

یہاں بیچ کی امت سے مراد ''اعتدال پسند امت'' ہے، اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو ''امت وسط'' کے لقب سے سرفراز کیا گیا، خود ہادی اعظم رحمت للعالمین ﷺ کا اس حوالے سے ارشاد ہے کہ ''میری امت گمراہی پر جمع نہ

ہوگی''(۵)

دین اسلام ہی دنیا کا واحد دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں اعتدال پسندی اور درمیانی راہ کی تلاش کی دعوت وفکر دیتا ہے۔

تاریخ اسلام کے ۱۴۰۰ سال کا زمانہ اس بات کا گواہ ہے کہ دین اسلام تمام مذاہب کے افراد کو حق کی دعوت اور امن کا پیغام دیتا چلا آرہا ہے، لیکن تاریخ کے صفحات اس بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ دین اسلام کے دشمن اور مخالفین ہر دور اور زمانے میں دین اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف منفی سرگرمیوں میں ملوث نظر آتے ہیں۔ لیکن غیر مسلموں کی ان منفی سرگرمیوں کے باوجود اسلام کل بھی ساری دنیا میں اپنا دفاع کررہا تھا آج بھی تمام حشر سامانیوں اور دشمنوں کے عتاب کا شکار بن کر حق کی دعوت وتبلیغ میں مصروف بہ عمل ہے، اور انشاء اللہ تا قیامت دین اسلام حق وصداقت کا پرچم ساری دنیا میں بلند کرتا رہے گا۔ دین اسلام آج تمام مصائب وظلم وستم کے اوجود ساری دنیا میں اپنا حلقہ اثر قائم کررہا ہے، دنیا کے سارے غیر مسلم ممالک میں اسلام کی کرنیں اور پیغامات عام ہورہی ہیں۔ دنیا کے اندھیرے کو دین اسلام وشریعت محمدی کے ذریعے سے روشنی مل رہی ہے، اور اسلام دشمن قوتیں مسلم ممالک کے خلاف میدان جنگ میں اتری ہوئی ہیں اور بیشتر مسلمان ملکوں اور مسلمانوں کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ قتل وغارت گری کا وہ بازار گرم کیا ہوا ہے، جس پر آج کا زمانہ شرمندہ ہے، بنی نوع انسان کا خون بے مقصد بہایا جارہا ہے۔ جبکہ دین اسلام کی تعلیمات میں ایک قتل کو تمام انسانیت کے قتل سے تعبیر کیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اس حوالے سے ارشاد ہوا:

> ترجمہ: اس وجہ سے نبی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا۔(٦)

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا ہے، چنانچہ انسان پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رب العزت کا شکریہ ادا کرے اور اپنی ذات ہی میں گم ہو کر نہ رہ جائے،

بلکہ ہر انسان کے لئے حقیقت کی تلاش وجستجو کرنا ضروری ہے، اور انسان کی اولین ذمہ داری یہی ہونی چاہئے کہ اپنی ہستی کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ سچائی اور حق پرستی اور حق گوئی کی تعلیمات وتبلیغ سے وہ شمع روشن کرے جس سے انسانی قلوب سے اندھیرا دور ہو اور انسان انسان کا احترام کرے۔(۷)

دین اسلام نے جس تہذیب کا پرچم سربلند کیا تھا اور جو تمدن مسلمان کے ذریعے اقوام عالم کے سامنے لایا گیا تھا۔ اس میں حقوق العباد کا درجہ سب سے اولین نمبر پر تھا۔ اور یہی حقوق العباد کی تعلیمات مسلم ہمارا ورثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم کرنا جرم ہے، اشرف المخلوقات کے حقوق اور اس کے لئے سہولتوں کی فراوانی گو کہ مشکل ہیں مگر ناممکن نہیں، لہٰذا انسانی رشتوں کے تقدس اور احترام کو شاہراہ زندگی کے دستور میں اولین درجہ دیا جائے تا کہ انسانیت عدم تشدد سے نکل کر حقیقی فلاح ونجات کی طرف لوٹ سکے۔(۸)

اعتدال پسندی کا اسلامی وتاریخی جائزہ:

جس وقت اسلام سرزمین عرب میں آیا تھا اور ہادی اعظم سرکار دوعالم پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی آواز بلند کی۔ اس زمانے میں دنیا دو عظیم الشان سلطنت میں بٹی ہوئی تھی۔ ا۔ ایران، ۲۔ روم۔ ایران اس زمانے میں اندرونی خلفشار میں مبتلا تھا دوسری طرف روم کا شکوہ وشان گو کسی حد تک قائم تھا۔ اور اس کی کیفیت یہ تھی روما کی سلطنت ''وحشت کا لباس'' اپنے اور پرزیب تن کئے ہوئے تھی۔ ان کی زندگی اور معاشرے میں تمام خرافات اور برائیاں موجود تھیں۔ انسانیت اخلاق وشفقت کے احساس برتری کی بری نوبت میں لپٹی ہوئی تھی۔ جنگ وجدل ان کا شیوہ اور انسانی خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگین کرنا ان کا مشغلہ خاص تھا۔ بچوں اور بوڑھوں کو اذیت اور قید وبند کی سزا دی جاتی تھی۔ انسانی تقدس کا کوئی تصور ان کے نزدیک موجود نہ تھا۔(۹)

جس زمانے میں حضور نبی کریم ﷺ نے سرزمین عرب میں اسلام کی حقانیت اور توحید کے پرچم کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ پھیلانا شروع کیا اور ابتدائی ایام میں دین اسلام کی خفیہ تبلیغ کا

سلسلہ شروع کیا۔ ان ابتدائی تبلیغ کے دنوں میں آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

اے لوگو! پچھلی قومیں برے اعمال کے باعث تباہ و برباد کی گئیں۔ زنا سے بچو، جھوٹ سے پرہیز کرو، کسی کا حق مت چھینو، رشتہ داروں کا حق ادا کرو، مسافروں اور کمزوروں پر ظلم نہ کرو۔ اپنے بچوں کو قتل کرنے سے باز آجاؤ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بڑوں کا ادب و تعظیم کرو، ہمیشہ وعدہ پورا کرو۔ قرض ہو تو اسے ادا کرو، ناپ تول میں انصاف کا رویہ اختیار کرو۔ صرف ایک خدا کی عبادت کرو، محتاجوں اور غریبوں کی مدد کرو، آپ ﷺ کی ان ہی تبلیغی کوششوں اور اخلاق حسنہ کے بیانات سے گمراہی میں اور تاریکی میں بھٹکی ہوئی انسانیت نے دین اسلام کے سائے میں پناہ لینا شروع کیا۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ابتدائی طور پر مشکلات بھی آئیں مگر آپ ﷺ نے ان تمام مصائب و مشکلات کے باوجود تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔(۱۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے سخت متعصب ماحول کے دوران دین اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ اعتدال مساوات اور صلہ رحمی کے ساتھ جاری رکھا اور آخر کار اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے ذریعے اسلام کے پرچم کو بلند فرمایا اور فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے انسانی حقوق کے اولین و بے نظیر علمبردار کی حیثیت سے مفتوحین کے لئے جس اعتدال پسندی کا ثبوت فراہم کیا، دنیا کی تاریخ میں کوئی فاتح اس کا ثبوت پیش نہ کر سکا، آپ ﷺ نے تمام دشمنوں کو معاف فرمایا اور امن کا پروانہ جاری کیا۔ زمانہ جاہلیت و انسان دشمنی تہذیب و قوانین کو اپنے قدموں سے روندتے ہوئے اس بات کا اعلان فرمایا:

جاؤ تم سب آزاد ہو۔(۱۱)

اسلام کی اعتدال پسندی کا مطالعہ:

مغربی دنیا کی اس جنگی تاریخ کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا سے مقابلہ کیا ہی نہیں جاسکتا ہے کیونکہ مغربی دنیا نے جس طرح انسانیت کا قتل ناحق گزشتہ چند دہائیوں سے پوری دنیا میں شروع کر رکھا ہے، وہ جنگی انسانیت کے خلاف طویل تاریخی جرائم اور

پیمانہ مظالم کی عبرت ناک اور بھیانک داستان ہے، جو سراسر انسانیت کی تذلیل اور توہین سے عبارت ہے۔ جبکہ اس کے برعکس عہد نبوی ﷺ کا مطالعہ اور تاریخی واقعات واقدامات، غزوات و فتوحات، انسانیت کی تکریم وعزت، رواداری ومساوات، انسانی حقوق کی بھی عمل داری اور اعتدال پسندی کی جدوجہد کی تاریخی اور عظیم عظیم الشان مثال و داستان حیات ہے۔ جو کل بھی انسانیت کے لئے راہ ہدایت ورہنمائی کا موجب تھی، آج بھی دنیائے انسانیت اسی فلسفہ وفکر اور تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر امن عالم کے تقاضوں اور رشتوں میں خود کو پناہ لے سکتی ہے اور مستقبل میں بھی یہی تعلیمات نبوی ﷺ انسانیت کی رہنمائی اور دستور حیات کی رہبری کرتی رہیں گی۔

تاریخ اسلام کے فاتحین کی اعتدال پسندی:

دین اسلام کے داعی ومبلغ سرزمین عرب سے نکل کر دنیا کے جس خطے اور کونے میں گئے حق وصداقت، مساوات واخوت اور اعتدال پسندی جیسی ہدایات وتعلیمات جو نبی ﷺ کی تعلیمات واخوت کا مظہر تھیں، ان پر عمل پیرا ہو کر مفتوحہ قوتوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات نہ صرف استوار کئے، بلکہ ان کو مکمل مذہبی آزادی کی راہ دکھائی، اسلام کے مجاہدین نے دین محمدی کا پرچم لہراتے ہوئے، جس میدان کو بھی زیر کیا اور فتح و نصرت کے علم بلند کئے، انہوں نے مفتوحہ اقوام کے ساتھ اعتدال پسندانہ معاملات کا رویہ اختیار کیا۔ یہ ایک تسلیم شدہ اور ثابت امر حقیقت ہے کہ اسلام ایک نہایت ہی کامل ومکمل، جامع اور نا قابل تبدیل دستور العمل کا عنوان ہے، زندگانی کے وہ تمام شعبے جن کا جامعیت کے ساتھ دنیا کی کوئی ملت احاطہ نہ کر سکی تھی۔ دین اسلام کے وسیع دائرہ نے ان سب کو اپنے اندر انتہائی کمال وتمام کے ساتھ سے سمو لیا۔ (۱۲)

ظلم وبربریت اور قتل وغارت گری کے دنیا میں ڈوبے ہوئے انسانوں کی نجات کا ذریعہ دین اسلام ہی بنا اور اس کی روشنی نے امیر وغریب، آقا وغلام اپنے پرائے سب کو یکساں طور پر بہرہ مند کیا۔ دین اسلام اور اس کے مبلغین نے اساسیات کی تعلیم دی کہ اللہ رب العزت اس پوری کائنات کا اور یہاں کی تمام چیزوں کا خالق ہے، اللہ رب العزت نے اس بات کو اپنی کتاب قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: ''اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ (۱۳)

اسلام نے اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ سب لوگ ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہیں، ایک کنبہ ہیں، ایک برادری ہیں، اس لئے ان میں آپس میں انسانی رشتوں کی بدولت محبت و اعتدال پسندی کا جذبہ ہونا چاہئے، ہر ایک کو دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور ہر انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ شرافت، نیکوکاری اور خداترسی کا تعلق رکھنا چاہئے۔ (۱۴)

قرآن کریم مسلمانوں کو انسانیت دوستی کی تعلیم دے رہا ہے، اس نے ان کو ذہن نشین کرانا چاہا ہے کہ جس خدا پر تم ایمان لائے ہو وہ سارے جہاں کا رب العالمین ہے، سب کا پرورش کرنے والا ہے، وہ تنہا مسلمانوں کا خدا نہیں ہے کہ دوسروں کو قتل کرنے سے خوش ہو، اس نے سرے سے فساد و جنگ ہی کو برا سمجھا ہے کیونکہ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ اس نے بڑی مجبوری کی حالت میں جنگ کی اجازت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۱۵)

دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور قرآن مجید کے ارشادات جس پر اہل ایمان شروع ہی سے عمل پیرا ہیں اور جس کے پیچھے ہزارہا ثبوت واقعات تاریخ کے صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں، اگر ان کو دنیا کے سامنے لایا جائے تو ایک طویل مقالہ بھی شاید ان تمام معاملات کا احاطہ نہ کر سکے۔ دین اسلام کے مجاہدین اور مسلمانوں نے ہمیشہ غیر مسلموں کے ساتھ نہایت سیر چشمی اور اعلیٰ ظرفی کا سلوک رکھا خواہ وہ کسی جگہ فاتح کی حیثیت سے گئے یا حاکم کی حیثیت سے، انہوں نے اپنی غیر مسلم رعایا کے مذہبی حقوق اور ان کے ساتھ اعتدال پسندی کا پورا پورا معاملہ روا رکھا، ان کی عبادت گاہوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ محمد بن قاسم (۶۹۵ء۔ ۷۱۷ء) نے جب سندھ میں اسلام کا پرچم لہرایا تو اس نے مقامی آبادی سے متعلق واضح طور پر ارشاد فرمایا:

ہماری حکومت میں ہر شخص مذہبی معاملات میں آزاد ہوگا۔ جو شخص چاہے اسلام قبول کرے اور جو چاہے اپنے مذہب پر قائم رہے، ہماری طرف سے کوئی تعارض نہ ہوگا۔ (۱۶)

محمد بن قاسم نے مقامی آبادی کے ساتھ نہایت اعتدال پسندی کا معاملہ روا رکھا اس نے اپنے تین سالہ دور حکمرانی میں غیر مسلموں کو وہ عزت بخشی جس کی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی، رعایا پروری اور اعتدال پسندی کا وہ سنہرا دور دیا جو مقامی آبادی کو اس کا ہمنوا اور گرویدہ بنانے میں کامیاب ہوا۔ (۱۷)

ہندوستان کے بعض انتہا پسند مورخین محمد غزنوی (۹۷۷ء۔۱۰۳۰ء) پر بلا جواز تنقید کیا کرتے ہیں جبکہ بعض ہندوستان کے اعلیٰ ظرف مؤرخ خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ پنڈت جواہر لعل نہرو اپنی ایک تصنیف میں تحریر کرتے ہیں:

ہندوستان کے مؤرخین محمود غزنوی سے خواہ مخواہ بدظن ہیں، ورنہ وہ ایسا آدمی تھا کہ اس نے مسلمانوں کے خلیفہ پر بھی حملہ کی اسکیم تیار کی تھی، لیکن بعد میں خلیفہ کا مسکت جواب آجانے سے اس نے یہ ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ ہندوستان ہی کے ایک مصنف لالہ بابورام نے اپنی کتاب ''سیر گلشن ہند'' میں لکھا ہے کہ:

> مہاراجہ قنوج اور محمود غزنوی کے تعلقات ایسے عمدہ تھے کہ محمود نے راجہ سے یہ کہہ رکھا تھا جب کوئی حکومت تم پر حملہ کرے تو تم بلا تکلف اپنی مدد کے لئے غزنوی سے فوجیں طلب کر سکتے ہو اور یہ رعایت صرف تمہارے ہی لئے نہیں ہے بلکہ تمہارے ورثاء کے لئے بھی ہے۔ حکومت غزنوی ہمیشہ تمہارے جانشینوں کی دل و جان سے امداد کرے گی۔ (۱۸)

ایک انگریز مؤرخ ایڈورڈ گبن نے محمود غزنوی کی اعتدال پسندی کو اس طرح خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

محمود دنیا کے جلیل القدر بادشاہوں میں سے ایک ہے وہ ایک بہادر سپاہی تھا، ایک

تجربہ کار جرنیل، عدل وانصاف کا علمبردار اور علماء وفضلاء کا قدردان وہ ایک ایسا حکمران تھا جس نے امن وخوشحالی کی کوشش کی اور تعلیم وتجارت کو فروغ دیا، وہ فطری طور پر انسانی حیثیت سے قواعد وضوابط کا پابند رہا۔ وہ نہ ظالم تھا اور نہ ہی لالچی، بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ ایک فیاض، انصاف پسند اور اعتدال پسند فاتح حکمراں تھا۔

دور حاضر میں انسان خصوصاً یورپی اور مسلم دنیا مغربی استعمار کے جال میں گرفتار ہے اسلام ہرگز اعتدال پسندی کی ممانعت نہیں کرتا ہے، بلکہ امت مسلمہ کو ''امت وسط'' قرار دیا گیا ہے جو کہ حقیقی معنوں میں اس کائنات میں راہِ اعتدال اختیار کرنے والی امت ہے اور قرآن نے اس بات کی تصدیق سورۂ بقرہ میں اس طرح کی ہے:

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تو مسلمانوں کو وسط بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ رہو۔(۱۹)

چنانچہ ان تمام متذکرہ بالا مباحثہ کے بعد یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اسلام میں عقائد ہوں یا عبادات اخلاقیات ہوں یا معاشیات، خواہ زندگی کا کوئی شعبہ ہو اسلام انسانوں کے لئے نہایت آسان اور سیدھی راہ کی نشان دہی کرتا ہے اور کسی بھی منزل پر اور مرحلے میں مایوسی کا تصور نہیں دیتا۔ اقبال نے اسی قسم کے جذبات کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

نہیں نو امید اقبال اپنی کشت ویران سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی (۲۰)

دین اسلام نے نہ ماضی میں کسی مخلوق خدا پر جبر کیا اور نہ ہی اس کے کسی حکمراں وفاتحین نے ایسا کرنے کی کوشش کی۔ دین اسلام صرف بنی نوع انسان کو وسعت نظری اور اعتدال پسندی کی روش اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

برصغیر پاک وہند کے ایک اسکالر مولانا سید ابوالاعلی مودودیؒ (۱۹۷۹ء) فرماتے ہیں:

اسلام کے ایمانیات عقل کے خلاف ہیں ان کی تکذیب کے لئے عقل کے پاس کسی قسم کا مواد نہیں ہے، ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ عملی وعقلی ارتقاء کے کسی مرحلے پر پہنچ کر انسان رد کردینے پر مجبور ہوجائے، بلکہ اس

کے برعکس ان کی غلبیت کا حکم لگاتی ہے۔(۲۱)

یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اسلام کسی پر ایک دم بوجھ نہیں ڈالتا بلکہ آہستہ آہستہ اور تدریجاً آسانی سے آغاز کرتا ہے، چنانچہ اس حقیقت کی طرف حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم میں سب سے پہلے جو چیز نازل کی گئی وہ مفصل ایک سورۃ ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے، یہاں تک کے جب لوگ اسلام کے دائرے میں آ گئے تب حلال وحرام کے احکام نازل ہوئے، اگر بالکل شروع میں حکم آ جاتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز شراب نہ چھوڑیں گے، اور اگر یہ حکم دیا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم ہرگز زنا نہ چھوڑیں گے۔

ان تمام باتوں سے اور احکامات سے اس بات کا اشارہ واضح طور پر انسانیت کو ملتا ہے کہ اسلام ایسا دین ہے جس نے انسانیت کی لوگوں کو نفسیات اور وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر احکام نازل فرمائے۔ دعوت دین کے سلسلے میں بھی اعتدال پسندی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ دین اسلام کا یہ عقیدہ بالکل فطری اور اعتدال پسندی پر مبنی ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی دادرسی کا انجام سنا دیا۔ ایسا دن آئے گا جب ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

ترجمہ: تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، دشواری پیدا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

لہٰذا اسلام نے ایمانیات کے معاملہ میں کہیں بھی زبردستی نہیں کی، بلکہ اعتدال اور آسانی کو مدنظر رکھا اور یہی حق اور سچ کا ثبوت ہے۔ آج کا زمانہ اور انسان دونوں اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ایسی ایمانیات کا اور جب ایمانیات کا، اور جب ایمانیات میں اتنی پختگی ہو گی تو انسان کی زندگی کے تمام اعمال احسن ہوں گے، اور دور حاضر میں یہ تمام احیاء اسلام وایمان کا عمل پوری دنیا میں بڑی شد و مد سے جاری ہے اور مفکر اسلام نے برسوں پہلے کہا تھا کہ:

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ   مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

یہ بات اب ثابت ہو چکی ہے کہ پوری کائنات سے اندھیرا دور ہو رہا ہے دین اسلام غلبہ پا رہا ہے اور مشرق کے سورج سے پوری دنیا کے اندھیرے کو دور کیا جا رہا ہے، اب مشرق اور مغرب دونوں جہاں میں اسلام کا آغاز ہو چکا ہے۔

دعوت و تبلیغ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رشد و ہدایت کے امین بن کر سرزمین عرب میں مبعوث گئے گئے، آپ ﷺ نے ابتدائی تین سال تک مکہ کی وادی میں خفیہ تبلیغ کے دوران اکثر فرمایا کرتے تھے۔

اے لوگو! پچھلی قومیں برے اعمال کے باعث تباہ و برباد کی گئیں۔ زنا سے بچو، جھوٹ سے پرہیز کرو، کسی کا حق مت چھینو، رشتہ داروں کا حق ادا کرو، مسافروں اور کمزوروں پر ظلم نہ کرو، اپنے بچوں کو قتل کرنے سے باز آ جاؤ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ہمیشہ وعدہ پورا کرو، قرض ہو تو اسے ادا کرو، صرف ایک خدا کی عبادت کرو، اپنی دولت سے غریبوں اور محتاجوں کی امداد کرو۔ اللہ کے نزدیک سب برابر ہیں، غرض کہ آپ کی تبلیغ و ہدایت اور پاکیزہ خیالات سے مستفید ہو کر انسانیت تاریکی سے حقیقی کامیابی کی طرف گامزن ہوئی اور اس طرح مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔(۲۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ ﷺ کے ساتھیوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے جاتے رہے، لیکن آپ صبر و شکر اور اطاعت الٰہی سے اس قہر کا جواب سادگی سے دیتے رہے، ظالموں اور دشمنوں نے آپ ﷺ کی تبلیغی کوششوں میں ہر قسم کی اذیت آپ کو پہنچائی مگر آپ ﷺ نے کبھی بھی ان کے لئے بددعا نہ کی، بلکہ ہمیشہ ان کے لئے اچھے الفاظ اور کلمات ادا کئے اور ان کے لئے دعا کرتے رہے کہ یا اللہ یہ ناسمجھ ہیں ان کو ہدایت دیجئے۔ اسلام کی تعلیمات فطری اور اعتدال پر مبنی ہیں، اس سلسلے میں ڈاکٹر رفیع الدین بیان کرتے ہیں:

> انسان کی فطرت ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتا، یعنی اس کی زندگی کا ہر فعل اللہ کی عبادت کے جذبے سے نمودار

ہو۔(۲۳)

اسلام ایسا دین ہے جو قیامت تک تمام ادیان پر غالب رہے گا اسلام نے دیگر شعبوں کی مانند معاشرہ پر بھی خاطر خواہ رہنمائی کی ہے، اور انسان کو اعتدال پسند رویہ اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔ اسلام کی اعتدال پسندی یہ ہے کہ اس نے زندگی کے تمام شعبوں میں اقدار کا تعین کیا ہے، انسان کو اس کا صحیح مقام عطا فرمایا ہے، اخلاقیات میں اسلام اعتدال پسندی کا انسان سے متقاضی ہے۔

دعوت و تبلیغ دین کی خاطر حضور ﷺ کا اضطراب و تڑپ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کفر و شرک، فسق و فجور اور نفاق و گمراہی میں مبتلا دیکھ کر بہت زیادہ کڑھتے تھے، ہر وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو جائیں۔ گمراہی کی راہ ترک کر دیں۔ آپ ﷺ کی یہ تڑپ اور خواہش ہمیشہ رہی ہے کہ تمام لوگ ہدایت پالیں اور اللہ رب العزت کے رحمت کے سائے میں آجائیں۔

آپ ﷺ کا اضطراب اور بے قراری اس سلسلے میں اس قدر زیادہ تھی کہ خود خالق کائنات نے اس تڑپ اور بے قراری کا ذکر اپنی کتاب میں انتہائی خوب صورت انداز میں فرمایا:

> ترجمہ: شاید آپ ﷺ تو ان لوگوں کے پیچھے رنج و غم میں اپنے آپ کو ہلاک ہی کر ڈالیں گے، اگر یہ لوگ اس کلام پاک پر ایمان نہ لائیں۔(۲۴)

اسی طرح ایک اور موقع پر قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ:

> ترجمہ: پس ان (لوگوں) میں بد بخت بھی ہیں اور نیک بخت بھی۔(۲۵)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دین اور تبلیغ اسلام کے لئے ہر قسم کی تکالیف اور مصیبت برداشت کیا کرتے تھے۔ دشمنوں نے جتنا آپ ﷺ کو ستایا آپ ﷺ اس سے کہیں بڑھ کر تبلیغ کے سلسلے میں مصروف رہے، کبھی سستی یا غفلت کا معاملہ روا نہ رکھا، بلکہ آپ ﷺ کی ہمیشہ کوشش اور خواہش رہتی کہ لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوں اور نیک اعمال سے خود کو سجائیں۔ آپ

ﷺ نے جن غزوات میں شرکت کی یا جس جنگ میں حصہ لیا وہ بھی دعوت وتبلیغ دین کی خاطر ہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں اوّل کافروں کو دین کی دعوت دی جاتی تھی، پھر جنگ کا آغاز ہوتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یا دو دو افراد کو مل کر دین کی دعوت دیتے، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے۔ آپ ﷺ نے بشر صحابہ اسلام کو بالمشافہ دعوت اسلام دی، جو انہوں نے قبول فرمائی۔

غرض کہ آج انسانیت کو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ دین اسلام کا مطالعہ کریں، کیونکہ دین اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس میں انسانیت کی نجات ہے، اور اس کی حقیقی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ انسان آج جس مقام پر کھڑا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دلوں میں پیار اور محبت کی شمعیں روشن ہوں۔ پیار اور محبت ہی وہ ذریعہ ہے جس سے دلوں پر حکومت کی جاسکتی ہے۔ جو دلوں پر حکومت کرے وہی فاتح زمانہ ہوا کرتا ہے اور شاعر کہتا ہے کہ:

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم

اس بات کو دوسرے انداز سے یوں کہا جاتا ہے:

ناز کیا کہا ہے تجھ پہ کہ بدلہ ہے زمانے نے تجھے مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورہ المومنون، آیت ۵۲

۲۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۴

۳۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۰

۴۔ سورۂ بقرہ، آیت ۷

۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، دارالاشاعت کراچی، جلد اول، صفحہ ۲۹۸

۶۔ سورۂ مائدہ، آیت ۳۲

۷۔ الطاف ربانی میجر، پاکستانی قوم کی تعمیر کے تقاضے، گوشوارہ ادب، فیصل آباد، ۱۹۸۳ء،

ص ۱۳

۸۔ صدیقی، محمد منصور الزماں، اسلامی آداب زندگی، جامعہ ابو ہریرہ، نوشہرہ پشاور، ۲۰۰۴ء، ص ۴-۵۰۳

۹۔ فرید وجدی، المدینۃ والاسلام، مطبوعۃ مصر، ص ۵۱

۱۰۔ صدیقی، محمد عبدالسلام، سیرت رسول اکرم ﷺ، مکتبہ تعمیر لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۲۷-۲۶

۱۱۔ فرحت عظیم ڈاکٹر، مقالہ، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل، وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ص ۱۲۱

۱۲۔ محمد طیب، مولانا قاری، اسلامی تہذیب وتمدن، مکتبہ فرقان، لاہور ۲۰۰۵ء، ص ۳۵

۱۳۔ سورۂ نساء، آیت ۱

۱۴۔ متین طارق، اسلام رواداری، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۳۸

۱۵۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۹

۱۶۔ متین طارق، اسلام ورواداری، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۱۵۳

۱۷۔ عبدالباری، ہندوستان میں اسلام، مکتبہ آسفیہ دھلی، ص ۱۷۰

۱۸۔ لالہ بابورام، سیر گلشن ہند، مکتبہ قائمہ دہلی

۱۹۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۶۸

۲۰۔ محمد اقبال، کلیات اقبال، شمع بک ایجنسی، لاہور ۲۰۰۵ء، ص ۱۷۹

۲۱۔ سید ابوالاعلی مودودی، اسلامی تہذیب اور اس کے مبادی اصول، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ص ۱۵

۲۲۔ صدیقی، محمد عبدالسلام سیرت رسول اکرم ﷺ، مکتبہ تعمیر لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۲۶-۲۵

۲۳۔ رفیع الدین، ڈاکٹر، قرآن اور علم جدید، مکتبہ العلم لاہور، ص ۲۴۵

۲۴۔ سورۂ الکہف، آیت ۶

۲۵۔ سورۂ ھود، آیت ۱۵۳